بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آہ مولانا مدنی!

وما کان قیس ھلکہ ھلک واحد

ولکنہ بنیان قوم تھدما

ہندو پاک کے مذہبی، علمی، خانقاہی اور سیاسی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج والم کے ساتھ سنی گئی کہ سینکڑوں علماء کے استاذ، ہزاروں صلحائے کے مخدوم۔ لاکھوں انسانوں کے مرجع عقیدت۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنی طویل علالت کے بعد دارالعلوم دیوبند میں ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ (۵ دسمبر ۱۹۵۷ء) کو انتقال فرما گئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مولانا میں اتنے اوصاف جمع تھے جن کا اس سیاست زدہ دور میں ایک جگہ پایا جانا مشکل ہے۔ مذہب سیاست، تصوف اور حسن اخلاق کی حسین آمیزش کے حامل تھے۔ ادھر مسند تدریس پر حدیث پاک کی تدریس میں انہماک ہے تو سٹیج پر سیاسیات حاضرہ پر مناسب حال تقریر بھی فرمادی ہے۔ خلوت میں حق تعالےٰ سے راز و نیاز ہے تو مجالس سیاسیہ میں ملکی مسائل پر گفتگو میں بھی حصّہ لے رہے ہیں۔

مولانا مرحوم کی زندگی اگر اس امر کی شہادت تھی کہ مذہب کے ساتھ سیاست بھی چل سکتی ہے تو اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اسلامی سیاست وہی ہو سکتی ہے جو کتاب و سنت کی نگرانی میں ہو — اور یہ نتیجہ تھا حدیث پاک سے تعلق کا۔ اس کی تدریسی مزاولت کا، اور سارے شعبہ ہائے زندگی میں اس پر عمل سے شغف کا —!

پہلی جنگ عظیم کے آخری ایام میں انگریز سے آہنی لڑائی کیلئے مسلمانوں کا جو سر دل دستہ — جن میں حنفی۔ اہل حدیث علمائے قدیم تعلیم یافتگان جدید سب ہی شریک تھے — آگے آیا تھا اس میں علمائے دیوبند سے مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم کے بعد آپ ہی کی شخصیت نمایاں تھی مالٹا کی اسیری، کراچی کا مقدمہ بغاوت، جمعیۃ علمائے ہند کی صدارت، قید و بند کے مصائب سب مراحل طے ہوتے گئے۔ ہندوستان آزاد ہوگیا۔ مولانا ان خوش قسمت لوگوں سے ہیں جنہوں نے انگریز کو ہندوستان سے اپنی آنکھوں جاتا دیکھ لیا —!

آزادی کے بعد مسلمانانِ ہند جن حالات سے دوچار ہیں۔ ان میں — نظریہ اسباب ظاہرہ — مولانا ابوالکلام آزاد کے بعد مولانا مرحوم ان کا بہت بڑا سہارا تھے۔ اس اعتبار سے بھی آپ کی جدائی قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے!

آپ نے سالہا سال تک والہانہ انداز سے حدیث پاک کا درس دیا، حنفی مسلک پر تصلب کو قائم رکھا۔ اور اس کی خوب خوب تبلیغ فرمائی، بزرگان دیوبند کی روایات کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ افسوس ہے کہ بہمہ وجوہ فانی نظریات کی حامل یہ آخری شمع بھی اب خاموش ہے۔ غفراللہ لہ وبرد مضجعہ۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی — اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے!